**OPEN ACCESS**
***Al-Duhaa***
***﴾Journal of Islamic Studies﴿***
***ISSN (print): 2710-0812***
***ISSN (online): 2710-3617***
***www.alduhaa.com***

*Al-duhaa, Vol.:2, Issue: 1,Jan -June 2021*
*DOI:10.51665/al-duhaa.002.01.0032, PP: 43-54*

# امام بیہقی کا علمی مقام اور احادیث سنن الکبری میں ان کا طرز تالیف

# *The scholarly position of Imam Bayhaqi And his style of compilation in Hadith Sunan Al-Kubra*

**Published:**
10-07-2021
**Accepted:**
26-05-2021
**Received:**
25-04-2021

***Muhammad Waqas***
*PhD (fiq ul seerah) From Hazara University,Mansehra*
*Email: waqashamad222@gmail.com*

***Bilal Khan***
*M.Phill from Hazara University, Mansehra*
*Email: bilal.bandhan333@gmail.com*

## ***Abstract***

*The most completed, comprehensive and the moderate ideal are the Ahadees and the Seerat of the Holy Prophet (ﷺ) that are the source of deliverance for the whole people till Qyamah. There is no sphere of life, any part of society, individual and community problem that comes out way in which we don't find his Ahadees Mubarkah as ideal. The nearest observance was got by Sahaba e kiram, Taabeen, Taba Tabeen, Muhddiseen one after the other. They not only learned by heart after hearing him and acted upon it but also tried their best to make reach his quotes, utterance, sayings and acts. The one of them is Allama Bahqi (r.a) that devoted his life for serving the Elm e Hades. He also founded a unique literary mood and tried to perform his obligation while claiming it his obligation to preach and to make the religion eminent. He was the man who left behind him small and large books about one hundred parts. One did not left such a huge treasure of knowledge before him.*

***Keywords****: Imam Bayhaqi, Hadith, Sunan al Kubra.*

انسانوں میں سب سے زیادہ مکمل، جامع اور معتدل نمونہ تو نبی اکرم ﷺ کی سیرت مبارکہ اور احادیث شریفہ ہیں جو قیامت تک آنے والے انسانوں کے لیے ذریعہ نجات ہیں انسانی زندگی کا کوئی گوشہ اور معاشرے کا کوئی طبقہ اور اجتماعی اور انفرادی زندگی میں پیش آنے والا کوئی ایسا مسئلہ نہیں جس کے بارے میں آپ ﷺ کی احادیث مبارکہ بطور نمونہ موجود نہ ہوں۔آپ کی زندگی کا سب سے قریبی مشاہدہ صحابہ اکرام کو حاصل تھا پھر تابعین عظام اور پھر تبع تابعین پھر محدثین اکرام جنہوں نے آپ کے ہر ایک قول و فعل کو نہ صرف سن کر یاد کیا اور اس پر عمل کیا بلکہ آنے والی تمام انسانیت تک ان اقوال وافعال اور ارشادات کو پہنچانے میں بے پناہ کوششیں کیں۔

انہی محدثین میں سے علامہ بیہقی (384ھ) بھی ایک ہیں جنہوں نے علم حدیث کے لیے اپنی زندگی وقف کر دی تھی اور علم حدیث میں آپ نے ایک منفرد علمی طرز کی بنیاد رکھی اور دین کی سربلندی اور نشر واشاعت کو اپنا فرض قرار دے کر اپنا فریضہ ادا کرنے کی کوشش کی امام بیہقی نے تصنیف و تالیف کے میدان میں تقریباً ایک ہزار جزء کے قریب چھوٹی بڑی کتابیں لکھیں اِن سے پہلے کسی نے اتنا بڑا علمی اثاثہ نہیں چھوڑا۔

**نام ونسب:**

الامام العلامة ،الحافظ الجليل ،اصولی الکبير،الصالح العابد،المطيع الزاهد ابوبكر بن حسين بن علی بن موسى نيسابوری[1] ،خسرو جردی[2] ،بیہقی[3]

**پیدائش:**

امام بیہقی 384ھ شعبان المعظم کے مہینہ میں بیہق کی مضافاتی بستیوں میں سے ایک بستی خسروجرد میں پیدا ہوئے اور وہیں نشو نما پائی[4]۔

**ابتدائی زندگی کے حالات:**

امام بیہقی جس دور میں پیدا ہوئے وہ انتہائی پر فتن دور تھا اس دور میں کئی بڑے بڑے حوادث پیش آئے اسی دور میں روم کے بادشاہ نے مسلمانوں کے شہر شام پر حملہ کیا مسلمان اس دور میں بہت بڑی تکالیف ،آزمائش اور مصیبتوں میں مبتلا تھے اس دور میں رافضی فرقے کا کافی بول بالا تھا وہ سر عام منبروں پر اسلام اور مسلمانوں اور خصوصاً شافعی مسلک کے پیروکاروں کو تنقید کا نشانہ بناتے اور ان کے بارے میں نامناسب الفاظ استعمال کرتے۔

اس وقت امام بیہقی نے ان حوادثات اور فتن کا مقابلہ کیا اور مسلک شوافع اور عام مسلمانوں کے حق میں آواز اٹھائی اور آپ نے ظالم کا مقابلہ کیا اور مظلوم کا ساتھ دیا یہاں تک کہ آپ نے ملک کے وزیر کو ایک خط لکھا اس میں انہیں مسلمانوں کے احوال اور رافضیوں کے کرتوتوں سے آگاہ کیا اور اس خط میں آپ نے یہ واضح کیا کہ اس سب کا ذمہ دار آپ اور آپ کی حکومت ہے ،امام بیہقی اس پر فتن دور میں بھی باطل سے مرعوب نہیں ہوئے بلکہ مستقل طور پر دین کی نشر واشاعت اور اس کے حصول میں لگے رہے یہاں تک کہ اللہ نے آپ کو وہ بلند مقام و مرتبہ دیا کہ آپ اپنے زمانہ کے علماء اور محدثین پر سبقت لے گئے اور بالآخر آپ امام المحدثین کہلائے[5]۔

**تعلیمی سرگرمیاں:**

امام بیہقی نے اپنی تعلیم کا آغاز 399ھ میں کیا اس وقت آپ کی عمر 15 سال تھی آپ نے اپنی عمر کے ابتدائی ایام سے ہی علم کا حصول شروع کر دیا تھا شروع کی ابتدائی تعلیم تو آپ نے اپنے گاؤں بیہق میں ہی حاصل کی لیکن اس سے آپ کچھ زیادہ مطمئن نہ ہوئے پھر آپ نے علماء اور محدثین کے طریقے کی اتباع کرتے ہوئے حدیث اور دیگر علوم کیلئے دور دراز علاقوں اور مختلف شہروں کے اسفار کیے لیکن چونکہ آپ کا زیادہ تر رجحان حدیث اور علم اصول حدیث کی طرف تھا تو آپ نے دن اور رات محنت کر کہ علم حدیث ہی کو اپنا اوڑھنا اور بچھونا بنایا اسی جدوجہد اور محنت کے بارے میں امام بیہقی اپنی کتاب سنن الکبری میں لکھتے ہیں:

میں اپنی عمر کے ابتدائی ایام ہی سے ابتدائی طور پر علم کا شوق رکھنے کی وجہ سے جناب سیدنا ﷺ کے ارشادات اور

فرمودات لکھتااور صحابہ اکرام جو دین کے ستون ہیں ان کے ارشادات وآثار بھی جمع کرتا اور یہ سب میں صاحبان علم سے حاصل کرتا اور ان سے راویوں کے احوال پوچھتا صحیح حدیث کو سقیم سے اور مرفوع کو موقوف سے اور موقوف کو مرسل سے الگ کرنے میں انتہائی کوشش سے کام لیتا تھا[6]۔

امام بیہقی کے اس اقتباس سے پتا چلتا ہے کہ امام حدیث کے حصول کیلئے انتہائی محنت اور لگن کے ساتھ پڑھتے تھے اسی سے تھوڑا آگے چل کر امام بیہقی لکھتے ہیں:

> پھر میں نے ائمہ دین کی کتابوں کا مطالعہ شروع کیا جو علم وشریعت کے اصول وفروع اور دین کی ترقی واشاعت کے لیے مصروف عمل تھے اور ان میں سے ہر ایک نے قرآن وسنت میں اپنی اپنی علمی استعداد کے مطابق ایک منفرد علمی طرز کی بنیاد رکھی تھی پس میں نے دیکھا کہ ان میں سے ہر ایک بزرگ نے حق کی سربلندی اور دین اسلام کی اشاعت کو اپنا فرض قرار دے کر اپنا فریضہ ادا کرنے کی کوشش کی[7]۔

توان دونوں اقتباس کا حاصل یہ نکلتا ہے کہ ایک توامام نے محنت اور کوشش کی اور مختلف محدثین کی صحبت اختیار کی اور دوسرا امام نے حدیث میں اپنا ذاتی شوق رکھنے کی وجہ سے متعدد کتابوں کا مطالعہ کیا اور ہر قسم کی تکالیف کو برداشت کیا جس کی بدولت آپ کو امام المحدثین کا لقب ملا۔

**طلب حدیث کیلئے آپ کی مسافرت:**

حدیث وآثار اور ان سے متعلقہ تمام علوم کے حصول کے لیے امام نے بھی دیگر محدثین کی طرح اپنے وطن کو خیر آباد کہہ کر دور دراز علاقوں کے اسفار کیے اور علماء ومحدثین کی صحبت اختیار کی پہلے آپ کچھ مدت تک خراسان کے ہی مختلف شہروں مثلاً: لوقان، اسفرائن، طوس، مہرجان، اسدآباد، ہمدان، دامغان، رے، طران، نیسابور اور رودبار وغیرہ میں ہی رہے اور یہیں سے ہی اپنے علم کی ابتداء کی پھر اس کے بعد آپ دور دراز علاقوں مثلاً بغداد، کوفہ اور مکہ جیسے مراکز علمی کی طرف متوجہ ہوئے اور اپنے علم کی پیاس ایسے بڑے شہروں میں جا کر کبار محدثین سے حدیث کا علم حاصل کر کہ بجھائی[8]۔

ان تمام اسفار میں آپ کے کئی سال گزرے اور بہت سے علماء اور طلبہ علم سے ملاقاتیں کیں اور ان سے آپ نے احادیث وآثار کی روایتیں کیں آپ کے اساتذہ کی تعداد سینکڑوں میں ہے اور بہت کبار کبار محدثین سے آپ نے علم حدیث حاصل کیا ذیل میں آپ کے چند اساتذہ کے نام ذکر کیے جاتے ہیں۔

**امام بیہقی کے شیوخ واساتذۃ:**

1. شیخ ابو عبداللہ حاکم نیشاپوری (405ھ)

امام بیہقی کی ان سے ملاقات اپنی زندگی میں ہوئی امام بیہقی کا حاکم سے استفادہ کثیر ہوا اور ان سے خواب نفع حاصل کیا امام بیہقی رحمہ اللہ کی حاکم سے مرویات سنن کبری میں 8491 کی تعداد میں ہیں۔

2. شیخ ابوالفتح مروزی شافعی یہ اپنے زمانے میں شافعیہ کا امام تھے مذہب شافعی میں کمال مہارت رکھتے تھے اور فتوی ومناظرہ کا مدار تھے امام بیہقی رحمہ اللہ نے مروزی سے علم فقہ حاصل کیا وہ بیہقی کے فقہ میں استاذ تھے، بیہقی نے بہت سی زیادتیاں سنی جن کو انہوں نے سنن کبری میں نقل کیا اور وہ 65 روایات تک پہنچی ہیں۔
3. شیخ عبدالقاہر بغدادی اور یہ جید علماء میں سے تھے اپنے زمانہ میں ایسے عالم تھے جو علم وفضل میں یکتا تھے، اور یہ الفرق بین

الفرق کے مصنف ہیں ان کے متعلق ابو عثمان صابونی نے کہا کہ اصحاب علم و فضل کے ہاں یہ بات مسلم ہے کہ یہ اصول دین کے ماہر اور بہت بڑے امام تھے۔

4. شیخ ابو سعید بن فضل صیرفی اور یہ ثقہ اور محفوظ لوگوں میں تھے امام بیہقی نے ایک عرصہ دراز تک ان سے خوب علم حاصل کیا اور سنن کبری میں ان سے 1104 تک کی تعداد میں روایات ہیں۔
5. شیخ ابو بکر بن فورک اور بیہقی نے ان سے علم کلام حاصل کیا اور اس میں خوب مہارت حاصل کی۔
6. شیخ ابو علی روذباری جو مشہور صوفیاء میں سے تھے۔
7. ابراہیم بن محمد بن ابراہیم بن مہران، ابو اسحاق اسفرائینی 418ھ۔
8. ابراہیم بن محمد الارموی، حافظ ابو اسحاق 438ھ۔
9. احمد بن الحسن بن احمد بن محمد بن احمد بن حفص، قاضی ابو بکر الجیری، بیسابوری 421ھ۔
10. احمد بن عبد الرحمان بن موسی الفارسی الشیرازی 408ھ۔
11. احمد بن علی بن احمد الحافظ، الحاکم المعروف با بن الاخ 430ھ۔
12. احمد بن علی بن محمد بن منجویہ یزدی، الاصبہانی، ابو بکر نزیل نیسابوری 428ھ۔
13. احمد بن محمد بن ابرہیم بن حمدون اشنانی، صیدلانی 416ھ۔
14. احمد بن محمد بن عبد اللہ بن الحارث الاصفہانی۔ 430ھ۔
15. اسماعیل بن ابراہیم بن علی بن عروہ، ابو القاسم النبداء 423ھ۔
16. جامع بن احمد بن محمد بن مہدی، ابو الخیر 407ھ۔
17. شیخ ابو الحسن محمد بن حسین علوی اور وہ ان کے بڑے شیخ تھے۔
18. محمد بن الحسین بن محمد الھشیم 407ھ
19. بلال بن محمد بن جعفر بن سعدان بن عبد الرحمان بن ماہویہ 414ھ۔
20. یحیٰی بن ابراہیم بن محمد بن یحیٰی النیسابوری 414ھ[9]۔

یہ امام بیہقی کے چند شیوخ کے نام تھے جب کہ امام کے شیوخ واساتذہ کی تعداد اس سے کہیں زیادہ ہے یہی وجہ تھی کہ امام اپنے شیوخ واساتذہ کی کثرت کی وجہ سے اپنے معاصر علماء میں سب سے زیادہ ممتاز تھے اور امام بیہقی اپنے شیوخ کی کثرت کی وجہ سے اپنے اساتذہ امام ترمذی، نسائی اور امام ابن ماجہ پر بھی سبقت رکھتے ہیں۔ امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے طبقات الشافعیۃ میں لکھا ہے: بلغ شیوخه أكثر من مائة شيخ ولم يقع للترمذی، ولانسائی ولا ابن ماجه[10]۔

**اخلاق وعادات اور علمی مقام و مرتبہ محدثین کی نظر میں :**

امام بیہقی کی سیرت اور شخصیت کے بارے میں علماء نے مختلف آراء کا اظہار کیا ہے اور مختلف انداز سے امام بیہقی کی تحسین کی ہے اور ان کا علمی مقام و مرتبہ ظاہر کیا ہے ذیل میں علماء کی مختلف آراء کا ذکر کیا جاتا ہے:

**امام ذہبی فرماتے ہیں :**

لو شاء البیہقی ان یعمل لنفسه مذهباً یجتهد فیه لکا ن قادرا علی ذلک لسعة علومه ومعرفته

باالاختلاف[11]

اگر امام بیہقی چاہتے تو وہ اپنے علم کی بناء پر ایک مذہب بنا سکتے تھے اور وہ اس پر قادر بھی تھے۔

**امام سمعانی فرماتے ہیں:**

كان اماما فقيهاحافظا جمع بين معرفة الحديث وفهمه[12]

امام بیہقی بڑے فقیہ اور حافظ الحدیث تھے انہوں نے حدیث اور علوم حدیث کے علم کو جمع کیا۔

**ملا علی قاری فرماتے ہیں:**

هو الامام الجليل الحافظ الفقيه الاصولى الزاهد الورع وهو اكبر اصحاب الحاكم ابى عبد الله[13]

امام حافظ حدیث، فقیہ، دنیا سے بے رغبت اور تقوی کے اعلی درجے پر فائز تھے اور امام حاکم کے اول شاگردوں میں سے تھے۔

**امام غافر فارسی فرماتے ہیں:**

كان البيهقى على سيرة العلماء قانعا باالسيرمتحملا فى زهده وورعه[14]

امام بیہقی علماء کی طرح اچھے اخلاق کے مالک تھے تھوڑے پر قناعت کرنے والے، دنیا کو نظر انداز کرنے والے اور پرہیزگار تھے۔

**امام سبکی فرماتے ہیں:**

كان الامام البيهقى احد ائمة المسلمين وهداة المؤمنين ،زاهد،داع،قانت لله[15]

امام مسلمانوں کے ائمہ میں سے تھے اور مسلمانوں کے لیے ہدایت کا ذریعہ تھے دین کی تبلیغ کرنے والے اور اللہ کو یاد کرنے والے تھے۔

**علامہ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں:**

امام متقی آدمی تھے، دنیا کم رکھتے تھے عبادت اور ورع میں کثرت کرنے والے تھے[16]۔

**ابن عساکر فرماتے ہیں:**

ابو بکر بیہقی ایک دین دار، عابد وزاہد اور بزرگ آدمی تھے، اور اپنے ہم عصروں میں منفرد حیثیت کے مالک تھے[17]۔

ان تمام اقوال کو دیکھنے سے پتا چلتا ہے کہ امام انتہائی اعلی اخلاق کے مالک اور عبادت گزار تھے سادگی اور کفایت شعاری سے زندگی بسر کرتے تھے اسی سادگی اور تواضع کے سبب اللہ نے ان کو بلند مقام سے نوازا اور ان کے علم وفضل کا اور متاخرین پر ان کی سبقت کا علماء نے اعتراف کیا۔

**شوافع پر بیہقی کے احسانات:**

امام ابو المعالی الجوینی فرماتے ہیں:

مامن فقيه شافعى إلا وللشافعى عليه منة، إلا أبابكر البيهقي فإن المنة له على الشافعى لتصانيفة فى نصرة منهبه [18]۔

"کوئی بھی شافعی فقیہ نہیں ہے جس پر امام شافعی رحمہ اللہ کے احسانات ہیں سوائے ابو بکر بیہقی کے ان کے امام شافعی رحمہ اللہ پر احسانات ہیں کہ انہوں نے اپنی تصانیف کے ذریعے ان کے مذہب کی مدد کی۔"

شیخ الاسلام ابن تیمیہ فرماتے ہیں :

البیھقی اعلم اصحاب الشافعی بالحدیث وانصرھم لشافعی [19]

امام بیہقی شافعی مذہب کی احادیث کو سب سے زیادہ جاننے والے اور اس مذہب کی سب سے زیادہ مدد اور نصرت کرنے والے ہیں ۔

امام ابن خلکان فرماتے ہیں :

بیہقی وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے امام شافعی کے اقوال کو 10 جلدوں میں جمع کیا اور مذہب شافعی کی تائید میں بہت سے لوگوں سے آگے ہیں [20] ۔

ان تمام اقوال کو دیکھنے کے بعد پتا چلتا ہے کہ شافعی مذہب کو پھیلانے اور اس مذہب کی نشر واشاعت میں امام بیہقی کا بڑا کردار ہے اور جتنا کام انہوں نے کیا شاید تاریخ میں کوئی نہیں کر سکا اور نہ ہی آئندہ کوئی کر سکے گا۔

**تصنیفی خدمات :**

امام بیہقی تصنیف وتالیف کا خصوصی شوق رکھتے تھے امام بیہقی نے تقریبا ایک ہزار جز کے قریب چھوٹی بڑی کتابیں تصنیف کیں ان سے پہلے کسی نے اتنا بڑا علمی ذخیرہ نہیں چھوڑا، امام بیہقی کی تصانیف میں علم حدیث ، فقہ ، حدیث کی انواع ، صحیح اور ضعیف اور دوسری علل کا بیان ہے اور امام نے حدیث کی جمع وترتیب اور اس کے ساتھ ساتھ فقہ ، اصول اور عربی لغت پر بھی کام کیا لیکن ان تمام کے ساتھ وہ اس بات کو نہایت ترجیح دیتے تھے کہ جہاں تک ممکن ہو وہ حضرت امام شافعی کے مسائل اور اصول سے استنباط کریں اگرچہ ایسا کرنے میں ائمہ کبار اور مشائخ کی مخالفت ہی کیوں نہ لازم آئے ۔

امام سبکی نے امام بیہقی کی تصنیفی خدمات پر اس طرح تبصرہ کیا ہے :

امام بیہقی کے بارے میں اتنا کہنا ہی درست نہیں کہ انہوں نے امام شافعی کے ارشادات پہلے پہل جمع کیے ہیں بلکہ اس کے ساتھ یہ بھی صحیح ہے کہ یہ آخری شخص ہیں جنہوں نے امام شافعی کی آراء وافکار کو جمع کیا ہے اور میں نہیں جانتا کہ بیہقی کے بعد امام شافعی کسی نے آپ کے ارشادات کو جمع کیا ہو کیونکہ امام بیہقی نے آئندہ کسی شخص کے لیے یہ گنجائش چھوڑی ہی نہیں کہ وہ اس پر کام کرے [21] ۔

**آپ کا مسلک ومذہب :**

امام بیہقی نے خوب تحقیق اور چھان بین کے بعد دوسرے فقہی مذاہب کے مقابلہ میں مسلک شافعی کو آپ نے قبول کیا ایک تو آپ کا رجحان اور دل اس طرف مائل ہوا اور دوسرا وہ کہتے تھے کہ مجھے شافعی مسلک کتاب وسنت کے زیادہ قریب لگا کیونکہ امام شافعی اس معاملہ میں کافی حریص تھے کہ حدیث وآثار کی پوری اتباع کریں خود امام نے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے :

پھر بے شک میں نے تمام ائمہ کے اقوال اللہ تعالی کی توفیق سے قرآن حکیم پر پیش کیے اس کے بعد ان کے فرائض ونوافل ، حلال اور حرام اور حدود واحکام سب کو اس جمع شدہ ذخیرے پر پیش کیا جو میں نے سنن وآثار سے متعلق جمع کیا تھا پس مین نے اس تقابل میں سب سے زیادہ متبع سنت ، حجت میں قوی تر ، قیاس کے اعتبار سے زیادہ درست اور اقوال وارشادات میں سب سے واضح پایا اور یہ ان کی تمام جدید اور قدیم تصانیف سے ظاہر ہوتا ہے جو انہوں نے اصول وفروع میں واضح بیانی اور فصیح زبان میں تصنیف کی ہیں۔

پھر فرماتے ہیں کہ :

میں نے مختلف فروعات کو ان کی متفق علیہ اصول کے سامنے پیش کیا تو میں نے ان کو ان کے اصولوں کے مخالف نہیں پایا پس میں نے اللہ تعالی کے شکر واحسان کے ساتھ ان کو تخریج کیا کہ ان کے اقوال اور فتوے بالکل درست اور صحیح ہیں[22]۔

**امام بیہقی کی وفات:**

امام بیہقی اپنی عمر کے چند آخری سالوں میں دین کی نشرواشاعت اور درس حدیث کیلئے بیہق کو چھوڑ کر نیسابور منتقل ہو گئے تھے اور یہ سلسلہ نیسابور میں جاری رہا یہاں تک کہ 458 جمادی الاول کو آپ دار الفناء سے دار البقاء کی طرف منتقل ہو گئے پھر نیسابور سے آپ کے جسد خاکی کو تابوت میں محفوظ کر کہ بیہق کی بستی خسر جرد لایا گیا اور وہیں آپ کو دفن کیا گیا وفات کے وقت آپ کی عمر 74 سال تھی[23]۔

شذرات الذہب میں آپ کی وفات کا قصہ اس طرح مذکور ہے جمعہ کے دن امام بیہقی نماز جمعہ کیلئے مسجد میں آئے آپ نے وضو بنایا آپ بالکل صحیح تھے لیکن نماز سے پہلے آپ کی طبیعت اچانک خراب ہو گئی اور آپ نے بولنا بند کر دیا اسی حالت میں رہے اور دو دن بعد اتوار کے دن آپ عصر اور مغرب کے درمیانی وقت میں خالق حقیقی سے جا ملے[24]۔

**امام بیہقی رحمہ اللہ کا سنن کبری میں احادیث ذکر کرنے کا طرز تحریر:**

**سنن الکبری کی وجہ تصنیف کا سبب:**

امام بیہقی رحمہ اللہ کا مقصد سنن کبری کو لکھنے کا یہ تھا کہ احادیث مرفوعہ موقوفہ اور مقطوعہ کو فقہی ابواب کی ترتیب پر جمع کیا جائے تاکہ یہ بات واضح ہو جائے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا مذہب اصح ہے اور کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کے عین مطابق ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ خود فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ رب العزت کی خاص مدد سے حضور ﷺ کی سنتوں اور آثار صحابہ کی اس ترتیب پر تخریج کی ہے کہ جو دو سے زائد چھوٹے چھوٹے اجزاء پر مشتمل ہے ،بڑی جلدوں کے حساب سے تقریباً بارہ جلدیں بنتی ہیں تاکہ جو شخص امام شافعی رحمہ اللہ کے مذہب کی کتاب وسنت سے مطابقت اور صحت کو پہچاننا چاہے تو یہ کتاب اس کے لیے مرجع کا کام دے سکے۔

لیکن یہ بات کہ ان کو انصاف اور حق بات سے روک نہیں سکی اگرچہ امام بیہقی رحمہ اللہ کی رائے امام شافعی کی رائے کے مخالف ہی کیوں نہ ہو مزید یہ کہ ان کی کتاب علم حدیث اور علم فقہ میں ایک ممتاز مکان رکھتی ہے اور امام بیہقی رحمہ اللہ کا مقصد ہی یہ تھا کہ ان کی کتاب حضور ﷺ کی سنتوں کو جامع ہو اسی وجہ سے اس کا نام سنن رکھا لیکن وہ تساہل سے کام لیتے ہوئے احادیث موقوفہ اور مقطوعہ کو بھی ذکر کر دیا تو ان کی کتاب سنن کی بنسبت مصنفات کے قریب قریب جا پہنچتی ہے۔

**سنن الکبری میں امام بیہقی کا منہج:**

- امام بیہقی رحمہ اللہ اپنی کتاب کا کوئی مقدمہ نہیں لکھا، بلکہ شروع کتاب سے ہی موضوع کتاب کو شروع کرتے ہیں چنانچہ کتاب کو شروع ہی کتاب الطہارت سے کیا ہے جس کا پہلا باب "باب التطهير بماء البحر" (سمندر کے پانی سے پاکی حاصل کرنے کے احکام کا بیان) ہے۔
- امام بیہقی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب کو شروع ہی فقہی موضوعات سے کیا ہے مثلاً کتاب الطہارت باب التطہیر بماء البحر۔
- اپنی کتاب کو فقہی ترتیب پر مرتب کیا ہے، چنانچہ اس طرح عنوان قائم کیے ہیں، کتاب الطہارت، کتاب الصلوۃ، کتاب

الحیض۔

- امام بیہقی رحمہ اللہ نے عنوان فقہی موضوعات کے نام سے ہی قائم کیے ہیں۔مثلاً کتاب الطھارت، کتاب الصلوۃ، کتاب الحیض۔اور یہ فقہی موضوعات کے نام ہیں۔
- ہر کتاب کے اندر فروعی مسائل بیان کرنے کے لیے ابواب کے نام سے عناوین قائم کیے ہیں، مثلاً کتاب الطھارت میں عنوان قائم کیا ہے باب التطهير بماء البحر اور کتاب الحیض میں باب اكثر الحيض (حیض اکثر مدت کا بیان) اور کتاب الصلوۃ میں باب رواية من روى النهى عن الاذان قبل الوقت (باب ان صحابہ کی روایات کا بیان جو دخول وقت سے پہلے آذان سے منع کرتے ہیں)۔کا عنوان قائم کیا ہے اور آگے بھی یہ ہی طرز اختیار کیا ہے۔
- امام بیہقی رحمہ اللہ جب کتاب کا عنوان قائم کرتے ہیں تو اس کتاب کے مسائل سے مناسبت رکھنے والی قرآنی آیات کو سب سے پہلے ذکر کرتے ہیں اور باب کا عنوان قائم کرتے ہیں تو تب بھی یہ ہی طرز اختیار کرتے ہیں، مثلاً کتاب الطھارت میں باب التطھیر بماء البحر کا عنوان قائم کرکے تحریر فرماتے ہیں (قال تعالى :وَ اَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا ۙ)[25]
- کسی بھی موضوع کو شروع کرنے سے پہلے مختلف آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ ذکر کرتے ہیں تاکہ اس فقہی موضوع کی گہرائی تک پہنچا جاسکے۔
- ہر حدیث میں سند ذکر کرتے ہیں۔
- امام بیہقی رحمہ اللہ سنن کبری میں موضوعات فقھیہ کو شروع کرنے سے پہلے اپنی کتاب کے شروع میں ہی حضرت امام شافعی رحمہ اللہ کا فرمان نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں "ابو عبداللہ محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں : "کہ ظاہر قرآن اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ہر پانی پاک ہے مثلاً سمندر کا پانی وغیرہ وغیرہ"
- کسی حدیث کو ایک سے زیادہ روایت وسند سے بھی ذکر کردیتے ہیں۔
- وہ احادیث ذکر کرتے ہیں جو فقہی ابواب کے موضوعات سے پوری پوری مناسبت رکھتی ہوں مثلاً طھارة ماء البحر کے تحت ذکر کرتے ہیں کہ راوی نے حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ہم حضور ﷺ کے پاس ایک دن بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شکاری آیا اور اس نے کہا اے اللہ کے رسول ۔۔۔۔تو اس باب میں ذکر کردہ جو حدیث ہوں گی وہ سمندری شکار کے ساتھ مخصوص ہوں گی۔
- اقوال صحابہ بھی ذکر کرتے ہیں اور بسااوقات ایک صحابی کا قول ایک سے زائد بار بھی ذکر کردیتے ہیں، مثلاً حضرت عمر کا یہ فرمان کہ 'وہ سورج کی تپش سے گرم ہوجانے والے پانی سے غسل کو مکروہ سمجھتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ ہی کا دوسرا فرمان ان الفاظ میں نقل کرتے ہیں "کہ سورج کی تپش سے گرم ہونے والے پانی سے غسل نہ کرو"۔
- متون حدیث کو ذکر کرتے ہوئے بھی مختلف الفاظ ذکر کرتے ہیں مثلاً :اے اللہ میرے دل کو پانی اور برف سے دھودے ۔اور دوسری جگہ نقل کرتے ہیں اے اللہ میری خطاؤں کو دھودے۔
- امام بیہقی رحمہ اللہ کسی خاص مسئلہ میں علمائے کرام کی تعلیقات کو بھی بیان کرتے ہیں، مثلاً ایک مقام پر تحریر فرماتے ہیں کہ یحیٰی بن سعید انصاری اور یزید بن محمد قرشی نے اس روایت میں سعید کی متابعت کی ہے لیکن اس میں یحیٰی بن سعید پر اختلاف ہے۔

- سند حدیث کے راویوں پر حکم بھی لگاتے ہیں، مثلا: ایک مقام پر ذکر کرتے ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا "کہ اس روایت میں ایک مجہول راوی ہے"۔
- اور فقہی موضوع کے متعلق مختلف اور متعارض روایات کے درمیان تطبیق بھی بیان فرماتے ہیں، مثلا باب قائم کیا باب التطهير بماء البحر پھر عنوان قائم کیا باب التطهير بالعذب منه والاجاج (میٹھے اور کھاری پانی سے پاکی حاصل کرنے کا بیان)۔
- امام بیہقی رحمہ اللہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی احادیث کثرت سے ذکر کرتے ہیں۔
- جن احادیث کو بطور استدلال کے ذکر کرنا ہوتا ہے ان کو پوری تتبع اور جستجو اور بڑی چھان بین کے بعد لاتے ہیں۔
- امام بیہقی رحمہ اللہ اپنے شیوخ میں سے امام حاکم نیشاپوری اور امام ابو بکر الحارث کی روایات بہت کثرت سے لاتے ہیں
- علمائے امت کی آراء کو بھی بطور استدلال کے ذکر کرتے ہیں۔ چنانچہ ایسے مقام پر یوں فرماتے ہیں قال الشیخ (شیخ نے فرمایا)۔
- حدیث کی تخریج کرنے والے اور حدیث کی روایت کرنے والے کا نام بھی تحریر کرتے ہیں۔ مثلا یوں فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے قتیبہ بن سعید سے روایت کیا ہے۔
- کبھی کبھار متفق علیہ احادیث یعنی وہ احادیث جن کو امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کیا ہے کو بھی ذکر کرتے ہیں جیسے روایت کیا ہے اس کو بخاری اور مسلم نے۔
- امام شافعی رحمہ اللہ کے اقوال بکثرت لاتے ہیں اور چند گنے چنے احکام میں بعض علماء کی آراء سے اختلاف بھی کرتے ہیں، مثال کے طور پر فرماتے ہیں "کہ امام شافعی کے ہاں اس مسئلہ کا حکم یہ ہے اور جو علماء کرام امام شافعی کے اقوال سے اختلاف کرتے ہیں اس کا سبب اور علت یہ ہے۔
- احادیث کو مختلف صیغوں سے ذکر کرتے ہیں جیسے اخبر نا، انبانا۔
- بسا اوقات آیات کا شان نزول بھی ذکر کر دیتے ہیں۔
- محدثین کی احادیث نبویہ پر تعلیقات کو ذکر کرکے ان پر حکم بھی بیان کرتے ہیں، مثال کے طور پر ایک مقام پر فرماتے ہیں کہ یہ زیادتی محفوظ ہے۔
- اگر سند اور متن میں اختلاف ہو تو اس کو بھی ذکر کرتے ہیں، جیسے ایک جگہ پر فرماتے ہیں کہ سند اور متن کا اختلاف ثابت ہے۔
- کبھی کبھار سند متصل اور سند مرسل دونوں کو ذکر کرکے ترجیح راجح کا بھی اہتمام فرماتے ہیں۔
- ابن ترکمانی نے سنن کبری میں امام بیہقی رحمہ اللہ کے بعض مقامات پر تعلیقات قائم کی ہیں [26]۔

**نتائج:**

ہر وہ شخص جو امام بیہقی رحمہ اللہ اور ان کے علمی آثار سے مکمل یا معمولی دلچسپی رکھتا ہے وہ جانتا ہے کہ امام بیہقی ایک علمی منہج والے شخص تھے۔ انہوں نے اپنی تصانیف کو بھی قاعدہ، قانون اور اصول کے تحت تشکیل دیا ہے۔ یہ علمی منہج انہیں اپنی تالیف شروع کرنے سے پہلے ممتاز بنا دیتا ہے۔

مام بیہقی نے اپنی تالیفات کو ایک مرکز کے پروگرام پر ظاہر کیا جس پر وہ "المدخل" کا اطلاق کرتے ہیں اور وہ ان مداخل میں اپنے اہداف اور مقاصد کی تدوین کرتے ہیں۔ نصوص کی تمیز اور تمحیص میں رد اور قبول کے اعتبار کو ملحوظ خاطر رکھتے ہیں ان اصول و قوانین کے دلائل کی سفارش کی جاتی ہے جس سے آپ کے منہج کی توثیق ہو جاتی ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ نے 'السنن الکبریٰ' کی تصنیف میں ایسا منہج اختیار کیا جس میں وہ معلل ابواب کے طریقہ پر چل پڑے وہ طرق حدیث کو وسیع تنقید کے ساتھ لاتے ہیں۔ شاید وہ اس منہج میں امام ترمذی سے متاثر ہوئے کیونکہ انہوں نے اس کی بنیاد رکھی۔

امام بیہقی رحمہ اللہ نے تنقید کی صفت میں تطبیقی منہج کو استعمال کیا ہے۔ ان کے نقد میں شواہد، امثلہ اور براہین پائے جاتے ہیں۔ آپ کو منہج تطبیقی سے شغف تھا لہذا آپ نے ایک ہی وقت میں ایجاز و اختصار پر بھی اجتہاد کر دیا اور امام بیہقی رحمہ اللہ نے موقوف حدیث کو بھی بیان کر دیا خصوصاً جن کا تعلق جرح اور تعدیل سے ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

## حواشی و حوالہ جات

[1] یہ خراسان کے شہروں میں سے بہت بڑا شہر تھا اور انتہائی خوبصورت اور وسیع تھا چونکہ امام بیہقی اسی شہر میں پیدا ہوئے اس وجہ سے نیسابوری کہا جاتا ہے۔ (شہاب الدین ابو عبد اللہ یاقوت بن عبد اللہ الحموی ، معجم البلدان ،دار الصادر بیروت ،لبنان،ط: ۱۹۹۵ء، ج: ۵، ص: ۳۳۱)

*Yāqūt Ḥamwī,Shaḥab al-Dīn Abū 'bd Allāh Yāqūt bin 'bd Allāh Al-Ḥamwī, Mu'jam al-Buldān,(Dār Ṣādar, Berūit:1995ac),Vol:05,PP:331*

[2] یہ بیہق شہر کی مضافاتی بستیوں میں سے ایک بستی تھی اصل میں امام خسروجرد نامی بستی میں پیدا ہوئے اس وجہ سے خسروجردی کہا جاتا ہے۔ (شہاب الدین ابو عبداللہ یاقوت بن عبداللہ الحموی، معجم البلدان، ج: ۲، ص: ۳۷۰)

*Yāqūt Ḥamwī,Shaḥab al-Dīn Abū 'bd Allāh Yāqūt bin 'bd Allāh Al-Ḥamwī, Mu'jam al-Buldān,Vol:02,PP:370*

[3] یہ نیسابور کا ایک بہت بڑا شہر ہے تقریباً ۳۲۱ دیہاتوں پر مشتمل ہے اس کی ابتدائی حدود نیسابور سے شروع ہوتی ہے اور اس کی آخری حدود دامغان پر ختم ہوتی ہے اس شہر کی طرف نسبت کرتے ہوئے آپ کو بیہقی کہا جاتا ہے۔۔ (شہاب الدین ابو عبد اللہ یاقوت بن عبد اللہ الحموی، معجم البلدان، ج: ۱، ص: ۵۳۷)

*Yāqūt Ḥamwī,Shaḥab al-Dīn Abū 'bd Allāh Yāqūt bin 'bd Allāh Al-Ḥamwī, Mu'jam al-Buldān,Vol:01,PP:537*

(حاصل کلام یہ ہے کہ تینوں جگہوں کی نسبت کرنا صحیح ہے اس لیے کہ نیسابور ایک بہت بڑا شہر ہے جس کا ایک علاقہ اور صوبہ بیہق ہے اور بیہق کی بستیوں میں سے ایک بستی خسروجرد ہے جہاں امام پیدا ہوئے۔)

[4] ابو بکر احمد بن الحسین البیہقی، السنن الکبری، دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان، ط: ۱۴۲۴ھ - ۲۰۰۳ء، ج: ۱، ص: ۹

*Al-Baīhaqī, Aḥmad bin Ḥusain,Al-Sunan Al-Kubrā, (Dār Al-Kutub Al-'lmiyyah, Berūit: Labnān, 1424ah),Vol:01,P:09*

[5] ابن االاثیر ،ابو الحسن علی بن ابو الکرم محمد بن عبد الکریم الشیبانی،الکامل فی التاریخ،دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان، ۱۹۸۷ء،ج:۸،ص:۳۷۷

*'lī bin Muḥammad bin Muḥammad bin al-Athīr Al-jazrī 'z al-dīn Abu al ḥasan, Al-Kāmil fī al-Tāri*kh, (Dar al-kutub al-'lmiyyah,1407ah-1987ac), Vol:08,PP:377*

[6] ابو بکر احمد بن حسین، السنن الکبری، ج:۱، ص:۱۱

*Al-Baīhaqī, Aḥmad bin Ḥusain,Al-Sunan Al-Kubrā,Vol:01,P:11*

[7] البیہقی، ابو بکر احمد بن حسین، المدخل الکبیر الی السنن الکبری, ادارہ معارف الاسلامی منصورہ، لاہور، ۱۹۹۲ء، ص:۲۷

*Al-Baīhaqī, Aḥmad bin Ḥusain,Al-Madkhal al-Kabīr Ilā Al-Sunan Al-Kubrā,(Idārat Ma'ārif Al-Islāmī, Manṣūrat, Lāhore,1992ac),P:27*

[8] ابو بکر احمد بن حسین، المدخل الکبیر الی السنن الکبری، ص:۲۸

*Al-Baīhaqī, Aḥmad bin Ḥusain,Al-Madkhal al-Kabīr Ilā Al-Sunan Al-Kubrā,P:28*

[9] الذھبی، شمس الدین، سیر اعلام النبلاء، دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۹۹۰ء، ج:۱۸، ص:۱۶۷/ الذھبی، شمس الدین، تذکرۃ الحفاظ، دائرۃ المعار النظامیہ، حیدر آباد، ج:۳، ص:۳۲۸/المدخل الکبیر الی السنن الکبری، ص:۳۷-۴۵

*Al-Zahbī,Shams al-Dyn, Sīar A'lām al-Nubalā,,(Dar al-kutub al-'lmiyyah Berūit,1990ac),Vol:18,P:167/ Al-Zahbī,Shams al-Dyn,Tazkirat Al-Ḥuffāẓ,(Dā,erat al-Ma'ārif Al-Niẓāmiyyah, Ḥyder Aābād),Vol:03,P:328 / Al-Baīhaqī, Aḥmad bin Ḥusain,Al-Madkhal al-Kabīr Ilā Al-Sunan Al-Kubrā,PP:37-45*

[10] شمس الدین، تذکرۃ الحفاظ، ج:۳، ص:۳۳۱

*Al-Zahbī,Shams al-Dyn,Tazkirat Al-Ḥuffāẓ,Vol:03,P:331*

[11] شمس الدین، سیر اعلام النبلاء، ج:۱۸، ص:۱۶۹

*Al-Zahbī,Shams al-Dyn, Sīar A'lām al-Nubalā,,Vol:18,P:169*

[12] ابو بکر احمد بن حسین، السنن الکبری، ج:۱، ص:۲۲

*Al-Baīhaqī, Aḥmad bin Ḥusain, Al-Sunan Al-Kubrā,Vol:01,P:22*

[13] ایضاً

*Ibid*

[14] عبد الحیٰ بن احمد بن محمد بن ابن العماد الحنبلی، شذرات الذہب فی اخبار من ذھب، دار ابن کثیر، دمشق، ۱۹۸۶ء، ج:۵، ص:۲۴۹

*'bd Al-Ḥay bin Aḥmad bin Muḥammad bin Ibn Al-'mmād Al-Ḥanbalī, Shazrāt Al-Zahab fī Akhbār Man Zahab, (Dār Ibn-e-Kathīr, Dimashq,1986ac),Vol:05,P:249*

[15] البیہقی، ابو بکر احمد بن حسین، معرفۃ السنن والآثار، ج:۱، ص، ندارد، دار الحلب، قاھرہ، ۱۹۹۱ء

*Al-Baīhaqī, Aḥmad bin Ḥusain,Ma'rifat Al-Sunan wa Al-Aāthār, (Dār Al-Ḥalb, Qāhirat:1991ac),Vol:01*

[16] ابن کثیر، حافظ عماد الدین اسماعیل، البدایہ والنھایہ، دار الاشاعت، کراچی، ۲۰۰۸ء ج:۱۲، ص:۴۶۰

*Ibn-e-Kathīr,Ḥāfiz 'mād al-dīn Ismā'īl bin 'amar, Al-Badāīah wa al-Nihāīah,(Dār al-Ishā'at,*

*Karāchī,2008ac),Vol:12,P:460*

[17] المدخل الکبیر الی السنن الکبری، ابو بکر احمد بن حسین، ص:۳۱

*Al-Baīhaqī, Aḥmad bin Ḥusain,Al-Madkhal al-Kabīr Ilā Al-Sunan Al-Kubrā, P:31*

[18] ابن العماد الحنبلی، شذرات الذھب، ج:۵، ص:۲۴۹

*Ibn Al-'mmād Al-Ḥanbalī, Shazrāt Al-Zahab fī Akhbār Man Zahab,Vol:05,P:249*

[19] ابو بکر احمد بن حسین، معرفۃ السنن والآثار، ج:۱، ص، ندارد، مقدمہ

*Al-Baīhaqī, Aḥmad bin Ḥusain,Ma'rifat Al-Sunan wa Al-Aāthār,Vol:01, Muqaddamat*

[20] ابن خلکان، شمس الدین، وفیات الاعیان وانباء ابناء الزمان، دار الصادر، بیروت، ۲۰۱۰ء، ج:۱، ص:۱۷۲

*Ibn-e-Khalkān,Shams Al-dīn, Wafāyāt al-A'yān wa Anbā,o Abnā, al-Zamān,(Dār Ṣādar, Berūit:2010ac), Vol:01, P:172*

[21] ابو بکر احمد بن حسین، المدخل الکبیر الی السنن الکبری، ص:۲۹-۳۰

*Al-Baīhaqī, Aḥmad bin Ḥusain,Al-Madkhal al-Kabīr Ilā Al-Sunan Al-Kubrā, PP:29-30*

[22] معرفۃ السنن والآثار، ابو بکر احمد بن حسین، ج:۱، ص،۳۸-۳۹

*Al-Baīhaqī, Aḥmad bin Ḥusain,Ma'rifat Al-Sunan wa Al-Aāthār,Vol:01, PP:38-39*

[23] شمس الدین، سیر اعلام النبلاء، ج:۱۸، ص:۱۶۹

*Al-Zahbī,Shams al-Dyn, Sīar A'lām al-Nubalā,,Vol:18,P:169*

[24] ابن العماد الحنبلی، شذرات الذھب، ج:۵، ص:۲۵۱

*Ibn Al-'mmād Al-Ḥanbalī, Shazrāt Al-Zahab fī Akhbār Man Zahab,Vol:05,P:251*

[25] الفرقان:۴۸

*Al-Furqān, Verse:48*

[26] ابو بکر احمد بن حسین، السنن الکبری، ج:۱، ص:۳-۲۲۰

*Al-Baīhaqī, Aḥmad bin Ḥusain, Al-Sunan Al-Kubrā,Vol:01,PP:3-220*